العبد الغريب

بيدار گڙهه اي مسلمان

تهود وته پنن کلمه زان

بقلم

أبي عمير

رحمه الله تعالى و غفر له و لوالديه والمشايخه و لخاصته ولسائر المسلمين

راجعه

فضيلة الشيخ ابو مزن حفظه الله تعالى

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ.

تنبیه

شیخ نے اس میں بہت قلیل حصہ کا مراجع نہیں کیا
جو اس میں حق ہے وہ اللہ تعالی کی طرف سے اگر کچھ غلط ہے تو
وہ میری طرف سے۔

أنت الذي آويتني وحبوتني ❦ وهديتني من حيرة الخذلان
ونشرت لي في العالمين محاسنا ❦ وسترت عن أبصارهم عصياني
وجعلت ذكري في البرية شائعا ❦ حتى جعلت جميعهم إخواني
والله لو علموا قبيح سريرتي ❦ لأبى السلام علي من يلقاني
ولأعرضوا عني وملوا صحبتي ❦ ولبؤت بعد كرامة بهوان



بابِ اوّل

ارکانِ اسلام

استاد: السلام علیکم بچو!

طلبہ: وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته، استاد!

استاد: آج کلاس میں کون کون غیر حاضر ہے؟

زید استاد! آج صبح میں کامران کے گھر گیا تھا، لیکن وہ بیمار تھا، اس لیے آج اسکول نہیں آ سکا۔

اُستاد ٹھیک ہے زید، جزاك الله خیرًا۔ میں چاہتا ہوں کہ آج دینِ اسلام کے بارے میں کچھ سوالات پوچھوں۔ کیا آپ سب تیار ہیں؟

طلبہ: جی استاد!

استاد: ہمارے دینِ اسلام کے کتنے ارکان ہیں؟

(طلبہ جواب دینے ہی والے تھے کہ استاد نے روک دیا)

سب ایک ساتھ جواب نہیں دیں گے۔ جسے جواب معلوم ہو، وہ ہاتھ اُٹھائے۔

(کچھ طلبہ نے ہاتھ اُٹھا دیے)

استاد: ہاں عمر! تم جواب دو۔

عمر: استاد! ہمارے دینِ اسلام کے پانچ ارکان ہیں:

1. شہادتین
2. نماز
3. زکوٰۃ
4. روزہ
5. حج

استاد: ما شاء اللہ، بارك الله فيك۔ کیا کوئی اس کی دلیل دے سکتا ہے؟

ابو بکر: جی استاد! میں دے سکتا ہوں۔

استاد: شروع کرو۔

ابو بکر:
عن أبي عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:
«بُني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدًا رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم رمضان»
(رواه البخاري ومسلم)

استاد: بارك الله فيك۔ یہ میری طرف سے تمہارے لیے ایک تحفہ ہے۔

(استاد نے ابو بکر کو ایک قلم دیا)

استاد: تو بچو! کیا سب کو سمجھ آ گیا کہ اسلام کے ارکان کتنے ہیں؟

طلبہ: جی استاد!

(تمام طلبہ نے بلند آواز میں یک زبان ہو کر کہا)

زید: استاد! میں نے بھی تو جواب دیا تھا، مجھے قلم کیوں نہیں ملا؟

طلبہ: ہا ہا ہا!

(تمام طلبہ ہنس پڑے)

استاد: اگلی باری ان شاء اللہ۔

باب دوم: لا إله إلا الله

استاد: السلام علیکم بچو!

طلبہ: وعلیکم السلام، استاد محترم!

زید: استاد! کیا آج کوئی سوال ہے؟

استاد: کیوں؟ قلم حاصل کرنے کی اتنی جلدی ہے؟

طلبہ: ہا ہا ہا — (تمام طلبہ ہنس پڑے)

زید: جی استاد!

استاد: ٹھیک ہے، تو آج کا سوال یہ ہے کہ اسلام کا جو پہلا رکن ہے **"لا إله إلا الله محمد رسول الله"** یہ کتنے حصوں پر مشتمل ہے؟

زید: دو حصوں پر۔
پہلا حصہ: **لا إله إلا الله**
دوسرا حصہ: **محمد رسول الله**

استاد: سمجھاؤ۔

زید:
لا إله إلا الله
لا: اس میں ہم نفی کرتے ہیں
إله: اس کا مطلب ہے معبود (جس کی عبادت کی جائے)
إلا: سوائے
الله: یعنی اللہ تعالیٰ

لا إله: اس میں ہم تمام باطل معبودوں کی نفی کرتے ہیں۔ اس کو **الكفر بالطاغوت** کہا جاتا ہے۔
إلا الله: اس میں ہم معبود ہونے کا اثبات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں، اور اسی کو **الإيمان بالله** کہا جاتا ہے۔

پس:
لا إله (الکفر بالطاغوت) ← کلمے کا پہلا رکن
إلا الله (الإیمان بالله) ← کلمے کا دوسرا رکن

یہ کلمہ دو ارکان پر مشتمل ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی گر جائے تو کلمہ مکمل نہیں رہتا۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى

"پس جو طاغوت کا کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے، اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔"

العروة الوثقى سے مراد: لا إله إلا الله

زید: استاد! قلم؟

استاد: یہ تو آدھا جواب ہے۔

زید: استاد! وقت ختم ہو گیا ہے۔

استاد: جس دن تم جواب مکمل کرو گے، اسی دن تحفہ ملے گا، ان شاء اللہ۔

زید: ٹھیک ہے استاد، ان شاء اللہ۔

باب سوم

الکفر بالطاغوت (لا إله)

استاد: السلام علیکم

طلاب: وعلیکم السلام

استاد: زید شروع کرو۔

زید:

طاغوت لفظ عربی **"طغی"** سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے **تجاوز کرنا حد سے**۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

> { إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ }
> "جب پانی نے تجاوز کیا، ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔"

اصطلاحاً اس کی پہلی تعریف یہ ہے:

کل مُجاوِزَۃ فی الکفر

یعنی ہر وہ چیز جو کفر میں تجاوز کرنے والی ہو۔

مثال کے طور پر:

- کوئی شخص خود کفر کرے۔
- لیکن کوئی دوسرا شخص لوگوں کو کفر یا شرک کی طرف دعوت دے۔

وہ شخص طاغوت بن جاتا ہے، کیونکہ اس نے کفر میں تجاوز کیا۔

دوسری اصطلاحی تعریف:

کل ما تجاوز به العبد حدّه من معبود أو متبوع أو مطاع

اس کا مطلب درج ذیل ہے:

- **کل ما:** ہر کوئی
- **تجاوز به العبد:** جس کے ذریعہ بندہ تجاوز کرے
- **حدّہ:** اپنی مقررہ حد سے جو اللہ تعالی نے رکھی
- **من معبود:** چاہے وہ چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو
- **او متبوع:** یا جس کی پیروی کی جاتی ہو
- **او مطاع:** یا جس کی اطاعت کی جاتی ہو

نصیحت: جو دونوں تعریفوں میں آسان لگے، وہی یاد رکھو۔

طاغوت کی تعداد بہت زیادہ ہے، لیکن ان کے **رؤوس یا قائدین صرف 6 ہیں**۔

بابِ چہارم

طاغوت کے قائدین

1- شیطان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾

جو بھی شرک اور کفر ہوتا ہے اس کی اصل دعوت دینے والا شیطان ہی ہے۔

اور جو اس نے قسم کھائی تھی کہ میں بنی آدم کو بہکا دوں گا:

﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾

اس لیے شیطان ان قائدین میں سب سے بڑا طاغوت ہے۔

2- جس کی عبادت کی جائے اللہ تعالیٰ کے سوا اور وہ اس پر راضی ہو

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾

اس سے وہ سب نکل گئے جو اپنی عبادت سے راضی نہیں ہوتے۔

اس میں وہ لوگ شامل ہیں:

- جن کے لیے لوگ سجدہ کرتے ہیں اور وہ انہیں روکتے نہیں
- اور وہ اس پر راضی ہوتے ہیں
- یا وہ جس کے لیے کسی بھی قسم کی عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو

3- جو لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دے

﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي﴾

یہ قسم اور اس سے پہلے والی قسم تقریباً ایک ہی ہیں،

لیکن فرق یہ ہے کہ:

پچھلا شخص اپنی عبادت کی طرف دعوت نہیں دیتا تھا

جبکہ یہ شخص اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے

اس میں وہ لوگ شامل ہیں:

- جو لوگوں کو اپنے لیے سجدہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں
- یا جو اپنے مریدوں کو وصیت کرتے ہیں کہ میری موت کے بعد میری قبر پر آ کر مجھ سے حاجات طلب کرنا، میں تمہاری حاجات پوری کروں گا
- غرض جو بھی اپنی عبادت کی طرف دعوت دے۔

4- جو علمِ غیب کا دعویٰ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾

غیب کا معنی:

كل ما خفي عنك ويطلق على ما لا يقع تحت الحس

کل ما: ہر وہ چیز

خفي عنك: جو تم سے چھپی ہو

ما لا يقع تحت الحس: جو حواس کے دائرے میں نہ آئے

حواس سے مراد: دیکھنا، سننا، چھونا، چکھنا، سونگھنا

غیب کی اقسام

(1) غیبِ مطلق:

جو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے، مثلاً: قیامت کا علم، موت کب آئے گی، رحم میں کیا ہے، انسان کل کیا کرے گا، بارش کب ہوگی

(2) غیبِ نسبی:

جو آپ سے چھپا ہو لیکن کسی اور کو معلوم ہو، مثلاً دیوار کے پیچھے کیا ہے۔

علمِ غیب کا دعویٰ کرنے والوں کی اقسام

- جو تاروں کے ذریعے خبریں دیتے ہیں
- جو زمین پر خطوط کے ذریعے خبریں دیتے ہیں
- جو پرندوں کے ذریعے خبریں دیتے ہیں (اگر دائیں جائے تو اچھی خبر، اگر بائیں جائے تو بری خبر)
- جن کے ذریعے: کاہن، عراف، ساحر

<u>کچھ خبریں جو علم غیب کے دعوے میں داخل نہیں</u>

-1**گرہن کی اطلاع:** نہ اس کی تصدیق کریں گے، نہ تکذیب

-2**موسم کی خبر:** اس پر پورا بھروسہ جائز نہیں، مگر "ان شاء اللہ" کے ساتھ

-3**کسی شخص کے بارے میں اندازہ لگانا:** مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اور فرمایا: مجھے یہ کاہن لگتا ہے

<u>کچھ خبریں جو علم غیب کے دعوے میں آتی ہیں</u>

- ہاتھ پڑھنا

- کتاب کھولنا (قرآن یا کسی اور کتاب کو بلا ترتیب کھولنا کسی گرز سے۔ اگر اچھا کلمہ نکلے تو اچھی خبر لیتے ہے ورنہ بری)

- ارواح بلانا (جن آ کر مردے کی آواز نکالتے ہیں اور خبریں دیتے ہیں)

علمِ غیب کا دعویٰ کرنے والا طاغوت ہے

اس کے پاس جانے کا حکم:

• جو جائے اور اس کی تصدیق کرے → **کافر ہے**

• جو تحقیق کے لیے جائے اور تصدیق نہ کرے → **فاسق ہے** اور اس کی 40 دن کی نماز قبول نہیں ہوگی

5- ظالم حاکم جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو بدل دے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ﴾

اس سے مراد **مُشَرِّع** ہے، یعنی وہ جو ایسے احکام بنائے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے خلاف ہوں، چاہے ان سے حکم کرے یا نہ کرے۔

6- جو اللہ کے حکم کے بغیر فیصلہ کرے

اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف) جس سے وہ طاغوت بن جاتا ہے

- حاکم یا قاضي بغير ما أنزل الله فیصلہ کرے اور اسے اللہ تعالی کے حکم کے برابر یا بہتر سمجھے
- حاکم یا قاضي بغير ما أنزل الله فیصلہ کرے اور اسے جائز سمجھے
- حاکم یا قاضي بغير ما أنزل الله فیصلہ کرے اور اللہ کی طرف نسبت دے
- حاکم یا قاضی جب بغیر ما انزل اللہ سے فیصلہ کرے لیکن عمومی طور پر (مثلاً تمام معاملات میں اللہ کے حکم سے فیصلہ کرتا ہے لیکن ایک معاملے میں اس کو بدل دیا گیا ہو جیسے چور کی سزا کو متبادل جرمانے سے بدل دینا)

اس کا مطلب مثلاً حاکم یا قاضی تمام معاملات میں اللہ تعالٰی کے حکم سے فیصلہ کرتا ہے لیکن 1 معاملہ میں اس حکم سے فیصلہ کرتا لیکن عمومی طور پر ۔ یعنی اس معاملے میں اللہ تعالٰی کے حکم کو اس بلد میں بدل دیا گیا ہے دوسرے حکم سے ۔ مثلاً چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اس کو بدل دیا گیا ہے اور ا لاکھ جرمانہ رکھ دیا گیا ہے۔ اور وہ حاکم یا قاضی اس سے فیصلہ کرتا ہے

(ب) جس سے وہ فاسق بنتا ہے

حاکم یا قاضي بما انزل الله سے فیصلہ کرتا ہو لیکن بعض مسائل میں وہ بغیر ما أنزل الله فیصلہ کرے لیکن اسے اللہ تعالی کے فیصلہ سے افضل یا برابر نہ سمجھے، نہ جائز سمجھے اور نہ اللہ کی طرف نسبت دے۔

مثلا کسی عورت نے زنا کا ارتکاب کیا اس قاضی کو وہ پسند آیے تو وہ اسے بچانے کے لیے کسی شاھد کو فاسق قرار دے اور کہے اس کی گواہی قبول نہیں کی جاسکتی۔۔۔

یہ ہیں طاغوت کے قائدین۔

ان سب میں مشترک علت یہ ہے:

- کفر میں حد سے تجاوز
- شیطان میں تجاوز
- دوسرے اور تیسرے میں الوہیت کی صفت لینا
- چوتھے اور پانچویں میں اللہ کی صفتِ خاص کو لینا

باب پانچواں — طاغوت سے کفر کرنے کا طریقہ

اہلِ لغت فرماتے ہیں کہ **"الکفر بشیء"** هو جحدُهُ والبراءةُ منه، یعنی کسی چیز سے کفر کرنے کا مطلب ہے اس کا انکار کرنا اور اس سے براءت اختیار کرنا (الگ ہونا)۔

اسی طرح اہلِ علم، جو تفسیر کے ائمہ میں سے ہیں، وہ بھی فرماتے ہیں کہ طاغوت سے کفر کرنے کا مطلب ہے اس کا انکار کرنا، اس سے اجتناب کرنا اور اس سے براءت اختیار کرنا۔

مثال:

ابن جریر الطبری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[فمن یکفر بالطاغوت] یعنی فمن یجحد ربوبية کل معبود من دون الله، فیکفر به — جو اللہ تعالیٰ کے سوا تمام معبودوں کی ربوبیت کا انکار کرے، وہ اس کے ساتھ کفر کرتا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ای خلع — یعنی الگ ہوا۔

بہر حال، طاغوت سے کفر پانچ چیزوں سے ہوتا ہے، جن میں سے کچھ ارکان ہیں اور کچھ واجب۔ وہ یہ ہیں:

ارکان (۳)

۱. طاغوت کی عبادت کے باطل ہونے کا اعتقاد ہونا:

(کیونکہ اگر وہ یہ اعتقاد نہ رکھے تو وہ اس سے براءت نہیں کرے گا، اور طاغوت سے کفر اس سے براءت ہی ہے، جیسا کہ اوپر گزرا۔)

۲. طاغوت کی عبادت کو ترک کرنا:

(اگر باطل ہونے کا اعتقاد بھی ہو اور ترک نہ کرے تو اس نے طاغوت سے کفر نہیں کیا۔)

۳. طاغوت کی عبادت کا بغض ہونا:

(یہ دل میں ہوتا ہے اور یہی عداوت کی بنیاد ہوتی ہے۔)

جو یہ تین ارکان پورے کرے گا، اس نے طاغوت سے کفر کیا۔

واجبات (۲)

۴. طاغوت اور اس کی عبادت کرنے والوں کی تکفیر کی صراحت کرنا

۵. طاغوت اور اس کی عبادت کرنے والوں سے عداوت

(مطلب بغض کو جوارح پر ظاہر کرنا، ان سے کھلی دشمنی، اور ان باطل معبودان کی نکسیر جب استطاعت ملے جیسے رسول اللہ علیہ الصلاۃ و السلام نے فتح مکہ کے بعد کیا۔۔وغیرہ۔)

قرآنی دلیل

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

یہ ہے طاغوت سے کفر کرنے کا طریقہ۔

چھٹا باب : الإيمان بالله (إلا الله)

الإيمان بالله کا مطلب ہے توحید پر ایمان۔

توحید

لغةً

وحد يوحد توحيداً : إذا جعل الشيء واحداً

جب کسی چیز کو ایک بنایا جائے۔

اصطلاحاً

إفرادُ اللهِ تعالى في ربوبيته وألوهيته وأسمائه وصفاته

مطلب اللہ تعالیٰ کو:

- اس کی ربوبیت میں ایک کرنا
- اس کی الوهیت میں ایک کرنا
- اس کے اسماء و صفات میں ایک کرنا

اس کو ربوبیت میں ایک کرنے کا مطلب:

اس کو ایک کرنا اس کے افعال میں، یعنی یہ عقیدہ ہونا کہ:

- وہی خالق ہے
- وہی مالک ہے
- وہی رازق ہے
- وہی مدبر ہے

اسی کا امر:

: کونی بھی ہے

(مثلاً آفتاب کب طلوع ہوگا، زمین کیسے رہے گی، وغیرہ۔ تمام کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اس کے امر سے ہوتا ہے)

: شرعی بھی ہے

(مثلاً کیا چیز حلال ہے، کیا حرام ہے، بندوں کے لیے کیا جائز ہے اور کیا جائز نہیں ہے، وغیرہ)

قال تعالی: أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

قال تعالی: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

قال تعالی: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

اس کو الوهیت میں ایک کرنے کا مطلب:

اس کو ایک کرنا بندوں کے افعال میں

یا دوسرے الفاظ میں، اللہ تعالیٰ کو ایک کرنا عبادت میں

قرآن میں جہاں بھی ربوبیت کا ذکر آیا ہے، وہ توحیدِ الوهیت کے لیے دلیل ہوتا ہے۔

قال تعالی :يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ.الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ

عبادت

لغةً

الذل (ذلیل ہونا، اپنے آپ کو کم تر کرنا، پستی اختیار کرنا)

اصطلاحاً

اسمٌ جامعٌ لکل ما یحبه الله ویرضاه من الأعمال الظاهرة والباطنة

مطلب: عبادت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور جس سے وہ راضی ہوتا ہو، چاہے وہ ظاہری اعمال میں سے ہو یا باطنی اعمال میں سے۔

ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کو کیا پسند ہے؟

- اللہ تعالیٰ نے اس کام کا حکم دیا ہوگا

مثالیں:

أقیموا الصلاة: اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا، تو معلوم ہوا کہ یہ عبادت ہے۔

فلا تخشوهم واخشوني: اللہ تعالیٰ نے اس سے ڈرنے کا حکم دیا، تو یہ اس کو پسند ہے، مطلب یہ عبادت ہے۔

قال تعالی: وتوکل علی الله: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مجھ پر توکل کرو، مطلب یہ عبادت ہے۔

قال تعالی: إیاك نعبد وإیاك نستعین

قال رسول الله ﷺ: إذا استعنت فاستعن بالله

تو رسول اللہ ﷺ نے صحابی کو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کا حکم دیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ مدد مانگنا عبادت ہے۔

غرض: یہ ساری عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہیں۔

قال تعالی:وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

قال تعالی:وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

اللہ تعالیٰ کو ایک کرنا اسماء و صفات میں

اس کا مطلب ان تمام اسماء اور صفات کو ثابت ماننا جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے یا رسول اللہ ﷺ نے سنت میں دی ہے۔

ان میں چار چیزیں نہ کرنا:

- **تعطیل** — یعنی انکار کرنا
- **تکییف** — یعنی کیفیت بیان کرنا
- **تمثیل** — یعنی مخلوق سے تشبیہ دینا
- **تحریف** — یعنی معنی بدلنا

مثال:

قال تعالی: ما منعك أن تسجد لما خلقت بيدي — اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں۔

الرحمن علی العرش استوی — اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں نزول فرماتے ہیں۔

ان سب کو ماننا ہے، ان میں:

- انکار نہیں کرنا
- کیفیت بیان نہیں کرنا (مثلاً کیسے نزول کرتا ہے، کیسے عرش پر ہے، کیسے ہاتھ ہیں)
- مخلوق سے تشبیہ نہیں دینا (مثلاً ہمارے جیسے ہاتھ)
- تحریف نہیں کرنا (مثلاً استوی کا مطلب قدرت پانا، ہاتھ سے مراد طاقت لینا وغیرہ)

قال تعالی: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهو السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

قال تعالی: وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ

یہ ہے توحیدِ اسماء و صفات

باب ساتواں: شرک

شرک لغة: المشاركة سے ماخوذ ہے، مطلب کسی چیز میں ایک سے زائد اشخاص کا حق دار ہونا۔

اصطلاحاً: هو جعل شريك لله عزوجل في ربوبيته أو الوهيته أو أسمائه وصفاته۔

اللہ تعالیٰ کے شریک بنانا:

- ربوبیت میں
- یا الوہیت میں
- یا اسماء اور صفات میں

ربوبیت میں شرک (1)

مطلب اللہ تعالیٰ کے افعال میں اس کا شریک بنانا: ملک، خلق، تدبیرِ رزق، امر۔

مثلاً یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا بھی تخلیق کرتا ہے، پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور بھی رزق دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کا بھی امر ہے، چاہے:

- کونی ہو (کائنات میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ کسی اور کے حکم سے بھی ہیر پھیر ہوتا ہے)
- یا شرعی ہو (کوئی اور بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلال و حرام یا جائز و ناجائز لوگوں کے لیے مقرر کر سکتا ہے)

اسی طرح اور بھی بہت مثالیں ہیں، جیسے بارش کسی اور کے حکم سے بھی ہوتی ہے وغیرہ۔

> يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ

> إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

> إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ

2. الوہیت میں شرک

اس کو ہم چار اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:

دعا العبادة میں شرک: مطلب کوئی بھی عبادت کسی اور کے لیے کرنا۔

> قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دعا المسألة میں شرک: (یہ اصل میں پہلی ہی قسم میں شامل ہے، لیکن اہمیت کے لیے الگ ذکر کیا گیا ہے)

> وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا

> إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

مطلب دعا کسی اور سے کرنا یا مدد کسی اور سے مانگنا، جیسے قبر والے سے مدد مانگی جاتی ہے یا ایسے پیر سے جو حاضر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ یہ بہانہ کرتے ہیں کہ ہم انھیں وسیلہ بناتے ہیں۔

وسیلہ

وسیلہ کہتے ہیں: وہ آلہ جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرے، کوئی پسندیدہ چیز حاصل کرنے کے لیے یا ناپسندیدہ چیز دور ہو۔

وسیلہ کی تین اقسام ہیں:

1. شرعی
2. شرکی
3. بدعی یا حرام

شرعی وسیلہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾

اس میں تین چیزیں آتی ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا وسیلہ: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾ مثلاً جس دعا کے لیے جو اسماء و صفات مناسب ہوں، جیسے: یا علیم! مجھے علم سکھا۔
- اپنے اعمالِ صالحہ کا وسیلہ: اس کی دلیل وہ طویل حدیث ہے جس میں تین لوگ غار میں بند ہو گئے اور انھوں نے اپنے اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنایا۔
- کسی نیک زندہ بزرگ سے دعا کرانا، جس کی دعا قبول ہونے کی امید ہو۔

دلیل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط کے وقت انھوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کروائی۔

> أنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ، كانَ أذا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بالعَبَّاسِ بنِ عبدِ المُطَّلِبِ فَقالَ: اللَّهُمَّ إنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إلَيْكَ بنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ فَتَسْقِينَا، وإنَّا نَتَوَسَّلُ إلَيْكَ بعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قالَ: فيُسْقَوْنَ.

حدیث ابن عباس : ان عمر استسقی بالمصلی، فقال للعباس قم استسق، فقام العباس فدعا..

شرکی وسیلہ

مثلاً کسی قبر والے سے حاجت مانگنا اس عقیدے کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے، یا اس سے شفا مانگنا یہ سمجھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے طاقت دی ہے وغیرہ۔

> أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ [الزمر:3]

بدعی یا حرام وسیلہ

> قال رسول الله ﷺ: "من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد"

مثلاً مخلوق کی ذات کو وسیلہ بنانا، یا یہ کہنا: اے اللہ! میں فلاں کو وسیلہ بناتا ہوں، مجھے معاف کر دے۔

اطاعت میں شرک

> اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًاۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

> قال الطبري :حدثنا محمد بن بشار قال، حدثنا عبد الرحمن بن مهدى قال، حدثنا سفيان, عن حبيب بن أبى ثابت, عن أبى البخترى, عن حذيفة: أنه سئل عن قوله: (اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابًا من دون الله)، أكانوا يعبدونهم؟ قال: لا كانوا إذا أحلُّوا لهم شيئًا استحلوه, وإذا حرَّموا عليهم شيئًا حرَّموه

اور اس کی تفسیر میں ایک حدیث بیان کی جاتی ہے جو عدی بن حاتم کی روایت سے ہے

اس کی وضاحت دو اقسام میں ہے:

1. اگر کوئی عالم یا حاکم کسی ایسی چیز کو حلال قرار دے جو حرام ہے، اور اس کی اطاعت کرنے والا یہ عقیدہ رکھے کہ وہ واقعی حلال ہو گئی ہے، حالانکہ اسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کیا ہے، تو یہ اطاعت میں شرک ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کی اطاعت تو کرے مگر حرام کو حرام ہی سمجھے، تو وہ اس میں داخل نہیں بلکہ صرف گناہ گار ہے۔
2. اگر کوئی عالم یا حاکم شرک یا کفر کا حکم دے اور کوئی اس کی اطاعت کرے، چاہے اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو، تو یہ بھی اطاعت کا شرک ہے۔

مثلاً کوئی عالم یا حاکم کہے کہ قبر والوں سے حاجت مانگو، تو مانگنے والا ایک طرف عبادت کا شرک کرتا ہے اور دوسری طرف اطاعت کا بھی۔

یا اگر کوئی کہے کہ مجھے تشریع کا حق دو جو اللہ تعالیٰ کی تشریع کے خلاف ہو، تو جو اس کی اطاعت کرے گا وہ اطاعت میں شرک کرے گا۔

> إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا

> أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

> وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا () وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا () قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا () لَّٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا

ان آیات پر غور کرو تو اطاعت کا شرک سمجھ آ جائے گا۔

نیت میں شرک

> مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ () أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

نیت میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ وہ عمل کسی اور کو دکھانے کے لیے کرے یا دنیا کمانے کے لیے۔

- اگر وہ ایسا عمل کرے جس سے اسلام میں داخل ہوتے ہیں، تو یہ نیت کا شرک ہے، کیونکہ ایسے شخص کو منافق کہا جاتا ہے۔
- وہ عمل جس کا چھوڑنا کفر ہے، مثلاً فرض نماز، اگر اسے دکھاوے یا دنیا کمانے کے لیے ادا کرے تو نیت میں شرک ہو جاتا ہے۔

---

3. اسماء اور صفات میں شرک

مخلوق میں کسی کو وہ صفت دینا جو خاص اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، مثلاً: رحمن، رزاق، خالق۔

کچھ صفات ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور بندے دونوں کے لیے آتی ہیں، جیسے علم۔

درست عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اس کی شان کے لائق، کامل ہے، اور بندے کا علم اس کے لائق، ناقص ہے۔

جو بندے کو ایسا علم والا سمجھے جیسا اللہ تعالیٰ ہے، اس نے اسماء و صفات میں شرک کیا۔

شرک کی اقسام (حکم کے اعتبار سے)

شرک کی تقسیم اس اعتبار سے کی جاتی ہے کہ کرنے والے پر کیا حکم لگتا ہے، اس کی دو اقسام ہیں:

1. شرکِ اکبر:

- یہ کرنے والے کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔
- کرنے والا مشرک کافر ہوتا ہے۔
- اس پر وہی احکام لاگو ہوتے ہیں جو کافر پر ہوتے ہیں۔
- اس سے نکاح حرام ہے اور اس کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں وغیرہ۔
- یہ اوپر جو اقسام تھی وہ اسی کی تھی

2. شرکِ اصغر:

- اس سے دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، لیکن یہ بہت بڑا گناہ ہے۔
- مثالیں: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا۔

> قال رسول الله ﷺ: "من حلف بغير الله فقد أشرك"

- کڑا پہنا اس عقیدے کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے شفا دے گا وغیرہ۔

شرکِ اصغر کا کفارہ:

> اللهم إني أعوذ بك أن أشرك بك شيئًا وأنا أعلم، وأستغفرك من الذنب الذي لا أعلم۔

باب آٹھواں: کفر

کفر لغةً: الستر، یعنی چھپانا۔

اصطلاحاً:

جحودٌ أو تكذيبُ شيءٍ مما جاء به الشرع، أو ارتكابُ ما هو ناقضٌ من نواقضِ الإسلام۔

جحود أو تكذيب شيء مما جاء به الشرع:

مطلب شریعت کی کسی بات کا انکار کرنا یا اسے جھٹلانا۔

مثلاً: شریعت میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام رسول تھے، تو اگر کوئی شخص اس کا انکار کرے یا جھٹلائے کہ نہیں، وہ رسول نہیں تھے، تو یہ کفر ہے۔

أو ارتكاب ما هو ناقض من نواقض الإسلام:

مطلب ایسے کام کا ارتکاب کرنا جس سے اسلام ٹوٹ جاتا ہے۔

مثلاً: اسلام نے ہمیں وضو کرنے کا طریقہ سکھایا ہے، پھر یہ بھی بتایا ہے کہ وضو کرنے کے بعد اگر یہ یہ کام کیے جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اسی طرح اسلام نے ہمیں سکھایا کہ انسان مسلمان کیسے بنتا ہے، پھر یہ بھی سکھایا کہ اگر مسلمان بننے کے بعد یہ یہ کام کیے جائیں تو اسلام ٹوٹ جاتا ہے، یعنی وہ مسلمان تھا پھر کافر بن جاتا ہے۔ ایسے بہت سے کام ہیں جن کو علماء نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

کفر زبان سے بھی ہوتا ہے، یعنی کوئی ایسا قول کہنا جس سے آدمی کافر بن جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا قول کہے تو پھر اس کا دل اس قول کے موافق ہو یا نہ ہو، یہ چیز اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

اسی طرح کفر عمل سے، یعنی جوارح کے ذریعے بھی ہوتا ہے، پھر چاہے دل یا زبان اس عمل کے موافق ہو یا نہ ہو۔

اسی طرح کفر دل سے بھی ہوتا ہے، پھر چاہے عمل یا زبان دل کے موافق ہو یا نہ ہو۔

کفر کی دو اقسام ہیں:

کفرِ اکبر	**کفرِ اصغر**
(جس کا ارتکاب کرنے والا کافر بن جاتا ہے)	(شریعت نے جس کو کفر کہا ہو، لیکن جس کا ارتکاب کرنے والا کافر نہیں بنتا بلکہ گناہگار بنتا ہے)

کفرِ اکبر کی اقسام

(یعنی کن اسباب کی بنا پر کفرِ اکبر ہوتا ہے، اس اعتبار سے کفرِ اکبر کی تقسیم)

1) کفرُ التکذیب:
یعنی قرآن یا اس میں سے کسی چیز کو جھٹلانا۔ اسی طرح سنت یا اس میں سے کسی چیز کو جھٹلانا۔

مثلاً: اللہ تعالیٰ نے فرعون کے متعلق فرمایا کہ وہ کافر تھا، اب اگر کوئی شخص اس کو جھٹلائے یا اس کا انکار کرے اور کہے کہ نہیں، فرعون مسلمان تھا، تو اس نے کفر کیا۔ اسی طرح موت کے بعد زندہ ہونے کا انکار، جنت کا انکار وغیرہ۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ

2) كفرُ الإباءِ والاستكبارِ مع التصديق:

یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت یا سنت کی اتباع کرنے سے تکبر کی وجہ سے رک جانا، اگرچہ وہ زبان اور دل سے تصدیق بھی کرتا ہو۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ

3) کفرُ الشك:

یعنی دینِ اسلام کی کسی چیز میں شک کرنا۔ مثلاً کسی کو شک ہو کہ موت کے بعد زندہ ہونا ہے یا نہیں، جنت ہے یا نہیں۔ شک کا مطلب ہوتا ہے دونوں پہلو برابر ہونا، یعنی 50 تصدیق 50 شك

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿﴾ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا

4) کفرُ الإعراض:

یعنی منہ پھیر لینا ان چیزوں سے جن کے ذریعے وہ مسلمان رہتا ہے، جیسے توحید سیکھنا، نماز سیکھنا۔ غرض ان چیزوں سے اعراض کرنا جن سے اس کا اسلام صحیح رہتا ہے، اور جن کے بغیر وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ

5) كفرُ النفاق:

یعنی کفر کو چھپانا اور ایمان کو ظاہر کرنا۔

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا

کفرِ اصغر کی اقسام

- مسلمان سے قتال کرنا۔

قال ﷺ سِبابُ المسلمِ فسوقٌ، وقِتالُه كفرٌ

- میت پر نوحہ کرنا۔
- نسب پر طعن کرنا۔

قال ﷺ اثنتانِ في الناسِ هما بهم كفرٌ: الطعنُ في الأنسابِ، والنِّياحةُ على الميِّتِ

باب نو: شروط اور موانع حجة قایم ہونے کے

-- جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں کفر پڑھا ۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کفر ایک انسان اس وقت کرتا ہے۔ بے جب اس کے پاس حجة آئی ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ کوئی شخص انکار ، شک، اعراض وغیرہ کرے اس سے پہلے کہ اس کےپاس کچھ آیا ہو۔

حجة : دلیل جس سے جھل دور ہوتا ہے اور وہ عذر دور ہوتا ہے جو اس شخص پر عذاب یا وعید نازل ہونے میں رکاوٹ ہوتی ہے ۔ تو وہ حجة کیا ہے؟

1. قرآن

قال تعالى : وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ

2. سنت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أنه قال: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ»

ترجمة مختصر: رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا کہ جو میرے بارے میں سنے اور ایمان نہ لائے وہ جھنم میں جائے گا

سننے سے مراد ہے : ان کے بارے میں سنا اور ان کی دعوت کے بارے میں صحیح طریقہ سے سنا

حجة قائم کرنے کا طریقہ

اس کے لیے ہم دین کے مسائل کے 3 اقسام کرے گے

1. اصل الدین

اس میں دو چیریں آتی ہے

ایک اللہ تعالی کی عبادۃ

شرک سے اجتناب

شروط

علم :یعنی اس کو علم ہو

یا

بلاغ : اس تک حجۃ پہنچائی گئی

یا

دعوت قائم ہو : مطلب کسی جگہ دعوت قائم ہوئی ہو چاہے ایک ہی آدمی کی طرف سے ۔ اور یہ شخص اس کے بارے میں سنے اور قدرت ہو اس تک جانے کی

یا

مسلمانوں میں رہتا ہو۔

موانع

عدم التمییز :یعنی تمیز نہ کر سکتا ہو مثلا پاگل, بالغ نہ ہو، بہرہ ہو

خطاب نہ سمجھتا ہو : یعنی حجۃ اس کی زبان میں نہ ہو اور کوئی ترجمان بھی نہ ہو

---

2. المسائل الظاھرۃ

۔ وہ مسائل دین کے جو واضح ہے۔

یعنی وہ مسائل جو عام لوگوں کو بھی معلوم ہوتے ہے اور علماء کو بھی

مثلاً نماز کا فرض ہونا۔

روزہ کا فرض ہونا

زکاۃ کا فرض ہونا جس کے پاس استطاعت ہو شراب کا حرام ہونا وغیرہ

شروط

۔ وہی شروط جو اصل الدین میں تھی ۔

موانع

عدم التمیز

خطاب نہ سمجھتا ہو ۔

نیا مسلمان ہو ۔ کیونکہ پہلے ہی دنوں اسے سارا دین معلوم نہیں ہو سکتا

ایسی جگہ رہتا ہو جہاں علم نہ ہو مطلب وہ ایسی جگہ رہتا ہو جو مسلمانوں کی بستی سے دور ہو وہاں علماء نہیں ہو .علم نہ ہو اور وہ اپنا جھل دور نہ کر سکتا ہو. اس-پر واجب ہے کہ ایسی جگہ جائے جہاں وہ اپنا جھل دور کر سکتا ہے)

---

3. المسائل الخفية

۔ وہ مسایل جو خفی ہے
یعنی وہ مسائل جو عام لوگوں کے علم میں نہیں ہوتے۔ مثلاً اسماء وصفات میں وہ مسائل جن میں اھل السنة کو باقی فرقوں سے اختلاف ہوا ، استوی، نزول وغیرہ وغیرہ وغیرہ

شروط

وہی شروط جو اصل الدین میں ہے

موانع

جھل
تأویل
عدم فہم : یعنی وہ نہ سمجھ پاتا ہو دلیل کو اور اگرچہ اسی کی زبان میں ہو
اجتھاد
خطا
وغیرہ ۔

باب دسواں : محمد رسول الله ﷺ

کلمہ کا دوسرا جزء ہے **محمد رسول الله** ﷺ۔ اس کلمہ کے 2 ارکان ہے

1) رسالة:

یعنی یہ تصدیق کرنا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، ان پر وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

2) عبودية:

یعنی یہ اعتقاد ہونا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندہ ہیں۔ سب سے بہتر مخلوق ہیں، لیکن اس میں غلو نہ کرنا کہ ان کی عبادت کی جائے یا ان کو اللہ تعالیٰ کی صفات دی جائیں، جیسا کہ قبر پرست مشرک کرتے ہیں۔

> قال تعالی:
> قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

یہ کلمہ تقاضہ کرتا ہے

1) آپ ﷺ کی اطاعت کرنا

اس میں جس کا انھوں نے حکم دیا۔

قال تعالی:
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ

2) جس کی انہوں نے ﷺ خبر دی اس کی تصدیق کرنا

قال تعالی:
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

3) جس سے آپ ﷺ نے روکا اس سے اجتناب کرنا

قال تعالی:
وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ

4) اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف آپ ﷺ کے طریقہ پر کرنا

قال تعالی:
فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

5) اپﷺ سے محبت کرنا اپنی جان، اپنے مال اور اپنے اہل و عیال سے بھی زیادہ۔

دليل : جاء عن عبد الله بن هشام رضي الله عنه أنه قال : « كُنا مع النبيﷺ وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب ، فقال له عمر : يا رسول الله ﷺ، لأنتَ أحب إليَّ من كل شيء إلا من نفسي، فقال النبي - صلى الله عليه وسلم : لا والذي نفسي بيده حتى أكون أحب إليك من نفسك، فقال له عمر : فإنّه الآن والله ، لأنت أحب إِلَيَّ مِن نفسي، فقال النبي ﷺ : الآن يا عمر »

زید: استاد! آج آپ کے سوال کا جواب مکمل ہوا، الحمد لله۔

استاد: یہ میری طرف سے تحفہ ہے، جس کا میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔

استاد نے زید کو قرآنِ کریم تحفہ میں دیا۔

زید: استاد! یہ تو قلم نہیں ہے، قرآن ہے۔

استاد: یہ میری طرف سے آپ کو تحفہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں برکت کرے۔

طلاب: آمین

اس طرح یہ کہانی مکمل ہوتی ہے۔
الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" بَدَأَ الإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا،

فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کے آغاز اجنبی کی حیثیت سے ہوا
اور عنقریب پھر اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے شروع ہوا تھا،
خوش بختی ہے اجنبیوں کے لیے"۔

العبد الغريب